سوال

بہت سے مسلمان گھروں میں جاتا ہوں تو دیکھتا ہوں کہ بہت سے مسلمانوں نے دیواروں پر پلیٹیں اور تختیاں لٹکا رکھی ہوتی ہیں جن پر قرآنی آیات اور اسمائے حسنیٰ لکھے ہوتے ہیں، اس عمل کے متعلق شریعت اسلامیہ کا حکم کیا ہے ؟

جواب

الحمد للہ

گھروں سکولوں اور دوکانوں وغیرہ کی دیواروں پر قرآنی آیات پر مشتمل کپڑے اور پلیٹیں لٹکانے میں کئی ایک شرعی قباحتیں ہیں، جن میں سے ذیل میں چند ایک ذکر کی جاتی ہیں :

1- غالب طور پر بطور زینت اور دیواروں کی خوبصورتی کے لیے لٹکائی جاتی ہیں جس میں قرآن کریم سے انحراف کا پہلو نکلتا ہے کیونکہ قرآن کریم تو بطور ھدایت اور وعظ و نصیحت اور تلاوت کرنے کے لیے نازل کیا گیا ہے، اس لیے نہیں کہ اس سے دیواروں کی زیبائش اور تزیین کی جائے۔

2- بعض لوگ اسے بطور تبرک لٹکاتے ہیں جو کہ بدعت ہے، مشروع تبرک تو اس کی تلاوت ہے نہ کہ اس کے لٹکانے اور اسے شلفوں میں رکھنے اور اس کی پلیٹیں تیار کرنے میں تبرک پایا جاتا ہے۔

3- اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے طریقے کی مخالفت ہے کیونکہ انہوں نے یہ کام نہیں کیا، اس لیے خیر و بھلائی اور بہتری تو ان کی اتباع واطاعت میں ہے نہ کہ بدعات ایجاد کرنے میں۔

بلکہ تاریخ اس بات کی شاھد ہے کہ ترکی اور اندلس میں یہ نقوش اور زیبائش اور گھروں اور دیواروں پر ان نقوش کو لٹکانے کا کام مسلمانوں کی کمزوری اور ذلت کے دور میں شروع ہوا۔

4- اس کا لٹکانا شرک کا ایک ذریعہ ہے، اس لیے کہ بعض لوگ یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ ان کے لٹکانے سے گھر اور اس میں رہائشی لوگوں کی شر و برائی و آفات سے حفاظت ہوتی ہے، تو یہ اعتقاد شرکی اور حرام ہے، .بچانے والا تو اللہ تعالی ہے اور بچانے کے اسباب میں سے قرآن کریم کی خشوع اور یقین کے ساتھ تلاوت اور اذکار شرعیہ ہیں۔

5- اس کو لکھنے میں قرآن کریم کو تجارت کی ترویج اور منافع میں زیادتی کا وسیلہ بنانا ہے، تو ضروری ہے کہ قرآن کریم کو اس سے علیحدہ رکھا جائے کہ وہ یہ وسیلہ بنے، اور یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ ان پلیٹوں اور لوحات میں اسراف اور فضول خرچی بھی ہے۔

6- ان پلیٹوں اور لوحات میں سے بہت ساری تو سونے کے پانی والی ہوتی ہیں، جس کی بنا پر اسے لٹکانے اور استعمال کی حرمت اور بھی شدت اختیار کر جاتی ہے۔

7- ان میں سے بعض تختیوں اور پلیٹوں میں واضح طور پر عبث ہیں مثلا ایسی لکھائی جو کہ جس میں غموض ہوتا ہے اور وہ پڑھی بھی نہیں جاتی اور نہ ہی اس کا کوئی فائدہ ہے۔

اور بعض تو کسی پرندے کی شکل اور یا پھر کسی سجدہ کرتے ہوئے شخص کی شکل میں لکھی ہوتی ہیں، اور اسی طرح اور دوسری ذی روح کی اشکال میں جو کہ حرام ہیں۔

8- اس میں آیات قرآنی کو امتحان اور گندگی پر پیش کرنا ہے، مثلا جب ایک گھر سے دوسرے گھر میں سامان منتقل کیا جاتا ہے تو دوسرے مختلف سامان کے ساتھ رکھا جاتا ہے اور پھر اس کے اوپر کئی اشیاء بھی رکھ دی جاتی ہیں جس سے اس کی اھانت کا پہلو نکلتا ہے، اور اسی طرح جب دیواروں کو رنگ اور گھر کو صاف کیا جاتا۔

9- بعض دین سے دور مسلمان اسے یہ سمجھتے ہوئے لٹکاتے ہیں کہ وہ دینی کام کررہے ہیں تاکہ اپنے ضمیر کی ملامت سے بچ سکیں باوجود اس کے کہ وہ ان کے کچھ بھی کام نہیں آتیں ۔

اجمالی طور پر یہ ضروری ہے کہ شر کے اس دروازے کو بند کیا جائے اور اس راہ پر چلا جائے جس پر خیر القرون میں لوگ چلتے تھے جس کی بھلائی کی شہادت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی دی کہ اس دور کے مسلمان عقیدہ اور سارے دینی احکام میں افضل ہیں ۔

پھر اگر کوئی یہ کہے کہ ہم اس کی توھین تو نہیں کرتے اور نہ ہی اس کی زینت بناتے اور نہ ہی اس میں غلو کرتے ہیں بلکہ ہم تو اس سے لوگوں کی مجالس کی اندر وعظ و نصیحت کا ارادہ رکھتے ہیں ۔

تو اس کا جواب یہ ہے کہ : جب ہم واقع کو دیکھتے ہیں تو کیا حقیقتا ایسا ہی ہوتا ہے ؟ اور کیا مجلس میں بیٹھے سب لوگ اللہ تعالی کا ذکر کرتے اور یا وہ جب سر اٹھاتے ہیں تو لٹکی ہوئی آیات کی تلاوت کرتے ہیں ؟

تو حقیقت اس کے برعکس ہے ۔ کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جن کے سروں کے اوپر دیواروں کے ساتھ آیات لٹک رہی ہیں اس کی مخالفت کرتے اور جھوٹ اور غیبت اور مذاق کررہے ہوتے ہیں ، اور برائی کرتے اور بولتے ہیں ، اگر ہم فرض بھی کرلیں کہ ان میں سے کچھ لوگ ان لٹکی ہوئی آیات سے بالفعل مستفید ہوتے ہیں تو ان کی تعداد اتنی قلیل ہے کہ اس کی اس مسئل میں کچھ بھی تاثیر نہیں کیونکہ قاعدہ ہے القلیل کالمعدوم ، قلیل تعداد نہ ہونے کر برابر ہے ۔

تو مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ کتاب اللہ کی طرف رجوع کریں اور اس کی تلاوت کرنے کے ساتھ ساتھ جو کچھ ہے اس پر عمل بھی کریں ۔

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ قرآن مجید کو ہمارے دلوں کی بہار اور سینوں کا نور اور ہمارے حزن و غم کی جلاء بنائے اور غموں کو دور کرنے کا سبب بنائے آمین یارب العالمین ۔
وصلی اللہ علی نبینا محمد ۔

والله تعالى اعلم .